

پاکستان میں موجودہ مخطوطات کی ایک جامع فہرست کی تیاری

عارف نوشہی ☆

ماہرین مخطوطات کی اس مجلس کے انعقاد سے میں جو مسرت محسوس کر رہا ہوں اس کا اظہار میرے لیے اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ دراصل اس مجلس کی تشکیل میری اس خواہش کی تکمیل ہے جو میں برسوں سے اپنے دل میں پل رہا تھا اور یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں سالوں سے آنکھوں میں بسائے ہوا تھا۔ اگرچہ حکمائے اخلاق نے ”طول اہل“ کو اچھا نہیں سمجھا مگر کیا کیا جائے کہ ہمارے ہاں عمل اتنا طول کھینچتا ہے کہ ”طول اہل“ کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ میں کوئی ۱۹۷۲ء سے کسی حد تک مخطوطات سے ہی وابستہ ہوں۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ گزشتہ پچیس سالوں میں پاکستان میں خاص مخطوطات کے مسائل پر بین الاقوامی تو کیا قومی سطح پر بھی کوئی اجتماع منعقد ہوا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اس مجلس کے انعقاد کو اپنے خوابوں اور خواہشوں کی تعبیر کہا ہے۔ میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی اس سعی جمیل کو حسین کی نظر سے دیکھتا ہوں اور دلی مسرت کے ساتھ تمام منتظمین کو ہدیہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

مجھے نہیں معلوم کہ اس مجلس کے داعی شعبہ تحقیق التراث کی حیثیت کیا ہے؟ کیا ہم اسے ایک ”طبی بورڈ“ سمجھ لیں جس نے مریض کا معائنہ تو کر لیا اور مرض کی تشخیص بھی کر دی اور اپنے فریضہ سے سبکدوش ہو گیا۔ یا اس مرض کا مداوا کرنا یا کم و نا بھی اس کے اختیار میں ہے۔ میرے خیال میں یہی مرحلہ سب سے اہم ہے۔ اس مجلس میں ماہرین مخطوطات اور محققین شریک ہیں، وہ سبھی مریض کی بیماری کو سمجھتے ہیں اور خود شعبہ تحقیق التراث نے شرکاء کو جو دعوت نامہ بھیجا تھا اس کا مضمون بھی بتا رہا تھا کہ اصل مسئلہ بیماری کی تشخیص نہیں کہ وہ تو ہو چکی، بلکہ اس کا تدارک ہے۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ ادارہ تحقیقات اسلامی اس درکشپ کی سفارشات کو حتیٰ شکل دے کر حکومت پاکستان تک پہنچائے گا اور ان پر عمل درآمد کی کوشش کرے گا۔

☆ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

شعبہ تحقیق التراث نے اپنے دعوت نامے میں اس ورکشاپ کے لئے جن موضوعات پر اظہار رائے کی دعوت دی ہے وہ سبھی میرے لیے اس قدر دلچسپی کے حامل ہیں کہ مجھے مشکل پیش آرہی ہے کہ میں کس کس موضوع پر اپنی معروضات پیش کروں۔ بہر حال میں نے ”پاکستان میں موجود مخطوطات کی ایک جامع فہرست کی تیاری“ کا موضوع چنا ہے۔

سبھی جانتے ہیں کہ قوموں کا وقار ان کی تہذیبی روایات سے وابستہ ہوتا ہے۔ ان تہذیبی روایات میں ”تحریری روایت“ کی قدر و قیمت اور اہمیت سب سے زیادہ ہے۔ یہ ”تحریری روایت“ دراصل وہی کتابیں ہیں جو ہمارے آباء نے لکھ کر ”اسلامی تمدن“ کی تشکیل و تعمیم میں اہم کردار ادا کیا۔ مشرق و مغرب کی موجودہ مدنیات پر اسلامی تہذیب کے جو اثرات و احسانات ہیں وہ انہیں کتابوں کے مرہون ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں پچاس لاکھ اسلامی مخطوطات موجود ہیں۔ اس سے اسلامی علوم و فنون و تہذیب و ثقافت کی وسعت اور عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ہم اس علمی ورثے سے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور کس طرح اس کو اجاگر کر کے اپنی تہذیب کی تہئیں میں اضافہ کر سکتے ہیں؟ اس کے لئے پہلا قدم یقیناً ان مخطوطات کی فہرست نویسی ہے۔

دنیا بھر میں مشرقی زبانوں میں مخطوطات کی جامع فہارس کی تدوین الگ الگ انداز میں بیسویں صدی کے نصف اول سے ہو رہی ہے۔ فارسی کتابوں کے لئے چارلس استوری (۱) اور عربی کتابوں کے لئے کارل بروکلمن (۲) اور فواد سزگین (۳) نے تاریخی طور یا موضوعی ترتیب کے ساتھ ادب کی جو تاریخیں لکھی ہیں وہ مخطوطات کی جامع فہرست کا نقش اول کسی جاسکتی ہیں۔ بعد میں اس کام نے تخصیصی صورت اختیار کر لی اور خالصتاً ”فہرستی انداز میں کام ہونے لگا۔ مشرق و مغرب میں کئی ادارے اور افراد نہایت جانفشانی اور حوصلے کے ساتھ فہرست نویسی میں مصروف ہیں اور آئے دن ہمیں ان کے کارناموں کی اطلاع ملتی رہتی ہے۔ (۴)

پاکستان میں موجود مخطوطات کی جامع فہرست کی تدوین کا خیال اور عزم کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اسلام آباد میں قائم مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان نے ۱۹۷۱ء میں ایک جامع منصوبے کے تحت یہ کام شروع کیا تھا اور ملک کے کونے کونے میں اپنے مامور فہرست نویسوں کو بھیج کر متعدد سرکاری، نیم سرکاری، خانگی، مداری اور نجی کتب خانوں میں موجود عربی، فارسی، اردو اور علاقائی زبانوں کے مخطوطات کی فہرستیں تیار کرائی تھیں۔ ان میں سے فارسی مخطوطات کی جامع

فہرست احمد منووی نے موضوعی ترتیب کے ساتھ مرتب کی جس کی اب تک چودہ جلدیں شائع ہو چکی ہیں (۵) اور بقیہ جلدوں پر کام ہو رہا ہے۔ ایرانی فہرست نگار محمود فاضل یزدی مطلق نے پاکستان میں عربی مخطوطات کی ایک مختصر فہرست ایران سے شائع کی ہے (۶) جو صرف پندہ کتب خانوں کے ۷۱ نسخوں کے مجمل تعارف پر مبنی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے متقاعد محقق ڈاکٹر احمد خان نے پاکستان میں عربی مخطوطات کے جامع فہرست مرتب کی ہے جو بیرون ملک زیر طبع ہے۔

اردو مخطوطات کے سلسلے میں نامور محقق مشفق خواجہ نے منصوبہ تیار کیا تھا کہ پاکستان کے مختلف سرکاری، غیر سرکاری، اور ذاتی کتب خانوں میں بکھرے ہوئے مخطوطات کی وضاحتی فہرست تیار کی جائے گی۔ چنانچہ ۱۹۷۹ء میں انہوں نے اس سلسلے کی پہلی جلد شائع کی گی۔ (۷) جس میں کراچی کے مختلف کتب خانوں کے دو سو نسخوں کا تفصیلی اور توضیحی جائزہ پیش کیا۔

پنجابی زبان کے محقق اور ماہر کتابیات ڈاکٹر شہباز ملک نے پنجاب یونیورسٹی لاہور کے قیام کے سو سالہ جشن کے موقع پر یونیورسٹی اور -سٹل کلج کے شعبہ پنجابی کے تحقیقی ششماہی رسالے ”کھوج“ کا قلمی نسخہ نمبر نکالا (۸)۔ اس شمارے میں بارہ علیحدہ علیحدہ مقالات کے ذریعے پاکستان کے مختلف سرکاری، غیر سرکاری اور نجی کتب خانوں میں پنجابی زبان کے ۱۸۹۵ نسخوں کا مجمل تعارف کتابوں کے نام کی الفبائی ترتیب کے مطابق درج ہوا ہے۔

پاکستان میں موجود مخطوطات کی جامع فہرست نویسی کے سلسلے میں میری مہمات کے مطابق اب تک یہی کام ہوا ہے۔ اس مفید کام کو آگے کس طرح جاری رکھا جائے؟ اس پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

میرے خیال میں سب سے پہلے پاکستان میں ایک ادارہ ایسا ہونا چاہیے جو اس کام کا داعی ہو تاکہ سارے امور ایک جگہ متمرکز اور مجتمع ہوں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ حکومت پاکستان ایک قومی ادارہ ”مرکز مخطوطات پاکستان“ کے نام سے قائم کر دے۔ جو پاکستان میں مخطوطات سے متعلق تمام امور انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ یعنی:

- الف پاکستان میں مخطوطات کے ذخائر کی نشان دہی
- ب مرکز مخطوطات کے لئے مخطوطات حاصل اور محفوظ کرنا
- ج مرکز کے اپنے ذخیرہ مخطوطات اور ملک کے دیگر ذخائر مخطوطات کی الگ

الگ فرشتیں تیار کرنا اور بعد میں ایک جامع فہرست کی تیاری
 د مرکز میں مخطوطات سے متعلق موضوعات پر مطبوعہ کتب جمع کرنا
 ہ اہم مخطوطات کی مائیکروفلمیں تیار کرنا

و مخطوطات سے متعلق مسائل و مباحث پر مشتمل علمی مجلے کا اجراء
 فرض وہ تمام کام جن کا تعلق مخطوطات سے ہو سکتا ہے اس مرکز کو تفویض کر دیے
 جائیں۔ غیر ممالک میں حکومتی یا ذاتی سرمائے سے مخطوطات سے متعلق ایسے اختصاصی مراکز قائم
 ہیں اور نہایت مفید کام انجام دے رہے ہیں۔ لندن میں ذاتی سرمائے سے قائم موسسہ الفرقان
 للتراث اسلامی کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ حکومت ایران کی وزارت ارشاد و فرهنگ اسلامی نے
 دنیا بھر میں موجود اسلامی مخطوطات کی جامع فہرست مرتب کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے (۹) یہ منصوبہ
 اگلے پانچ سال تک مکمل ہو جائے گا اور کتبلی صورت کے علاوہ سافٹ ویئر پر بھی دستیاب ہو گا
 کہنے کا مطلب یہ ہے کہ باقی دنیا میں سنجیدگی کے ساتھ مخطوطات سے اشتغال پایا جاتا ہے اور ہمیں
 سوچنا ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟

پاکستان میں موجود مخطوطات کی جامع فہرست تیار کرنے کی عملی صورت یہ ہے کہ پہلے
 مرحلے میں صرف طبع شدہ فہرستوں سے مدد لی جائے (۱۰) اور ہر زبان کی الگ الگ فہرست مرتب
 کی جائے۔ متعلقہ زبان و ادب پر اشراف رکھنے والا محقق جو نسخہ شاس بھی ہو، ہر جلد کی تدوین کی
 نگرانی کرے۔ ہر جلد موضوعی ترتیب سے مرتب کی جائے جس میں نسخوں کا اندراج تاریخ تکلیف
 اور قدامت کے اعتبار سے ہونا چاہیے۔

دوسرے مرحلے میں ان مخطوطات اور کتب خانوں کی طرف توجہ دی جائے جن کی فہرستیں
 ابھی تک تیار نہیں کی گئیں۔ فہرستوں کی تیاری کے لئے دو راستے اختیار کیے جاسکتے ہیں۔ پہلا یہ
 کہ جو ادارہ اس منصوبے کا اجراء کر رہا ہے اپنے فہرست نویسوں کو کتب خانوں میں بھیجے اور
 فہرستیں تیار کرائے۔ دوسرا رستہ یہ ہے کہ ملک کی مختلف جامعات میں قائم زبانوں کے شعبے
 ایم۔ اے کی سطح پر جو احتمالی مقالے تیار کرواتے ہیں ان میں مخطوطات کی فہرست نویسی کو شامل
 کریں۔ ان مقالوں کا ایک نسخہ مجوزہ ادارہ حاصل کرے اور مصنف اور جامعہ کی اجازت سے اسے
 استعمال کرے۔ جامعات میں اس طرح احتمالی مقالے تیار کرنے کی روایت پہلے سے موجود ہے (۱۱)
 مگر جامع فہرست کی تیاری کے لئے مزید انصرام و اہتمام کی ضرورت ہے۔

مخطوطات کے بارے میں تمام ترمایوس کن صورت حل کے بلوجود میں پاکستان میں موجود مخطوطات کی جامع فہرست کی تیاری کے سلسلے میں مایوس نہیں ہوں اور اسے مشکل کام نہیں سمجھتا۔ ضرورت اس امر کی ہے ملک کا کوئی ایک علمی ادارہ اپنے محدود وسائل کے ساتھ بسم اللہ کرے اور اس منصوبے کو اپنے ہاتھ میں لے، دردمند علم دوست احباب اپنے تعاون سے اسے مایوس نہیں کریں گے۔ اس وقت چند نام میرے ذہن میں آ رہے ہیں جن سے اس منصوبہ کی ترتیب اور تکمیل میں رائے یا مدد لی جاسکتی ہے۔

- ۱۔ مشفق خواجہ (کراچی) برائے اردو مخطوطات
 - ۲۔ ڈاکٹر احمد خان (اسلام آباد) برائے عربی مخطوطات
 - ۳۔ ڈاکٹر شباز ملک (لاہور) برائے پنجابی مخطوطات
 - ۴۔ ڈاکٹر نواز علی شوق (کراچی) برائے سندھی مخطوطات
 - ۵۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ (حیدر آباد) برائے عربی و سندھی مخطوطات
 - ۶۔ عارف نوشہی (اسلام آباد) برائے فارسی مخطوطات
- یقیناً یہ نامکمل فہرست ہے۔ ملک کی دیگر علاقائی زبانوں کے ماہرین مخطوطات کو بھی اس میں شامل کرنا ہو گا۔

حواشی و حوالہ جات

1. Storey, C.A. Persian Literature, A Bio-bibliographical Survey, London, 1970-94, 5 Vols.
2. Brockelmann, C, Geschichte der Arabischen Literatur, Leiden, 1943-49, 5, Vols.
3. Sezgin, F, Geschichte des Arabischen Schrifttums, Leiden, 1967-84, 9 Vols.

۴۔ دنیا بھر میں مخطوطات کی فہرست نویسی کا کام اس قدر پھیل چکا ہے کہ فہرستوں کی کتابیات بنانے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اس نوعیت کی چند کتابیات کے نام یہ ہیں:

- ایرج افشار، کتاب شناسی فہرستهای نسخہ های خطی فارسی در کتابخانہ های دنیا، تهران، ۱۳۵۸ھ
- شامل الثامین، فهرس الفارس المطبوعه للمخطوطات العربیه فی تركيا (۱۳۳۳ھ - ۱۳۷۳ھ/

۱۲۸۵ - ۱۹۹۲ م) استنبول، ۱۹۹۳ھ

- عارف نوشانی، پاکستان میں مخطوطات کی فہرستیں (کتبیات) 'اسلام آباد' ۱۹۸۸ء
- عارف نوشانی، بھارت میں مخطوطات کی فہرستیں، لاہور، ۱۹۸۸ء
- عارف نوشانی، ایران اور افغانستان میں مخطوطات کی فہرستیں، لاہور، ۱۹۹۵ء
- غلام حسین تسییحی، نگرشی جامع برہان کتا شناسی ہای ایران، حمیر، ۱۹۸۶ء
- فواد سرگین، کتابخانہ حا د مجموعہ ہای نسخہ ہای خطی عربی درہان، ہمراہ پاکتا شناسی علوم قرآنی، حدیث، تاریخ نگاری، تاریخ فرهنگ و ادبیات، نقد، کلام، تصوف، ترجمہ پچگیر پہلوان، تران، ۱۳۶۱ش۔ سرگین نے اپنی کتب Geschichte des Arabischen Schrifttums کی پہلی نو جلدوں میں جن کتب خانوں اور مخطوطات کی فہرستوں کا ذکر کیا ہے یہ اس کا فارسی ترجمہ ہے۔
- کورکیس عواد، فارس المخطوطات العربیہ فی العالم، کویت، ۱۹۸۲ء
- مریم صدر الحفافی (د) علی آقا بخشی، کتا شناسی کتا شناسجا، تران، ۱۹۹۳ء
- ۵۔ احمد منووی، فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان، اسلام آباد، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ۱۹۸۳-۱۹۹۵ء چودہ جلدیں۔
- ۶۔ محمود قاضی یزدی مطلق، فہرست مستقبل از نسخہ ہای خطی عربی پازدہ کتابخانہ در پاکستان، مشهد، دانشگاه مشهد، ۷۰-۱۳ش۔
- ۷۔ مشفق خواجہ، جائزہ مخطوطات اردو، لاہور، مرکزی اردو بورڈ، ۱۹۷۹ء
- ۸۔ شہباز ملک، کھوج، لاہور، ۱۹۸۲ء، شمارہ ۸-۹
- ۹۔ اس منصوبے کی تفصیل شائع ہو چکی ہے۔ ذیکھے: احمد مسجد جامعی، گزارش از طرح فرستگان مشترک دست نویس ہای اسلامی سراسر دنیا، آئینہ پژوهش، قم، شمارہ ۳۵، دسمبر (۱۹۹۵)۔ جنوری ۱۹۹۶ء، ص ۶۳-۶۹۔
- ۱۰۔ ان فہرستوں کی نشان دہی ہو چکی ہے۔ ملاحظہ ہو: عارف نوشانی، پاکستان میں مخطوطات کی فہرستیں (کتبیات)، مقتدرہ قوی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۸ء
- ۱۱۔ مثلاً یونیورسٹی اور نسل کالج لاہور کے شعبہ اردو کے لئے محمد افضل ملک کا احتفانی مقالہ "فہرست مخطوطات اردو شاعری پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور" ۱۹۶۳ء

